JOURNAL OF ACADEMIC RESEARCH FOR HUMANITIES
ISSN 2663-192x

HJRS Link: Journal of Academic Research for Humanities (HEC-Recognized for 2022-2023)
Edition Link: Journal of Academic Research for Humanities, 3(2) April-June 2023
License: Creative Commons Attribution-Share Alike 4.0 International License
Link of the Paper: https://jar.bwo.org.pk/index.php/jarh/article/view/246

مثنوی مولانا رومی کے دفتر چہارم میں صنعت تجنیس کی اقسام:ایک تعارف

THE FIGURES OF SPEECH PUN IN 4TH CHAPTER OF MATHNAVI BY MAULANA ROOMI: AN INTRODUCTION

Author 1: **Shazia Sultana,** The Islamia University of Bahawalpur Email: shaziahasmi1@gmail.com

Corresponding & Author 2: **Dr. Musarrat Wajid,** Professor, Persian Language & Literature, The Islamia University of Bahawalpur, Email: musarrat.wajid@iub.edu.pk

Paper Information

Citation of the paper:
(APA) Sultana. Shazia and Wajid. Musarrat (2023). The Figures of Speech Pun in 4th Chapter of Mathnavi by Maulana Roomi: An Introduction. Journal of Academic Research for Humanities, 3(2), 15–22 (Book Review Articles).

Subject Areas:
1 Urdu Literature
2 Humanities

Timeline of the Paper:
Received on: 06-04-2023
Reviews Completed on: 10-05-2023
Accepted on: 15-05-2023
Online on: 18-05-2023

License:
Creative Commons Attribution-Share Alike 4.0 International License

Recognized:
HJRS HEC Journal Recognition System

Published by:
BWO RESEARCHES (PVT) LTD PAKISTAN

Abstract

Poets and writers ornate their prose and poetry with various figures of speech like Talmeeh, Tazad, Meraat un Nazeer, Laf wa nasher, Husn e Taaleel, and Saja. One of them, i.e., Tajnees has many further forms. In this article, different figures of Tajnees have been studied from theMathnavi of Maulana and examples have been quoted from the Mathnavi which carry a large number of couplets depicting this figure of speech. In this Article, the Author has also tried to introduce the different types of Puns used in chapter four of Mathnavi. The authors have referred to maximum verses to elaborate on the figures and different aspects of Tajnees.

Keywords: *Figure of Speech, Pun, Mathnvi by Maulana, Kinds of Pun. Tajnees*

خاکہ:

منظوم و منثور تحریریں لکھتے ہوئے مصنفین اور ادباء، تین طرح کے علوم سے استفادہ کرتے ہیں۔ علم بیان، معانی اور بدیع۔ علم بدیع کی دو اقسام ہیں: بدیع لفظی اور بدیع معنوی۔ بدیع لفظی میں سے ایک صنعت تجنیس / صنعت جناس بھی ہے۔ اور اس سے مراد کلام میں ایسے دو رکن جناس لانا، جو کبھی نقطوں، اعراب، کلمات میں کمی یا زیادتی سے دوسرے الفاظ یا کلمات بنتے ہیں جو معنی کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ تجنیس کی کئی اقسام ہیں۔ اور یہ قسم مثنوی مولوی میں بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ مثنوی کے چھ دفتر ہیں۔ اس مضمون میں مثنوی کے دفتر چہارم سے تجنیس کی چند اقسام کی شعری مثالوں سے وضاحت کی گئی ہے۔

کلیدی الفاظ: علم بدیع، صنعت تجنیس، مثنوی مولانا روم، دفتر چہارم، اقسام صنعت تجنیس۔

ابتدائیہ:

قاری جب بھی کوئی نثری تحریر یا منظوم کلام دیکھتا ہے تو، اسے دو طریقوں سے پرکھتا ہے۔ پہلی چیز، بیان اور دوسری چیز انداز بیان۔ یعنی کیا بات کی ہے اور کس انداز سے کی ہے۔ اس کے لیے شعراء اور ادباء، علم بیان، علم معانی اور علم بدیع سے استفادہ کرتے ہیں۔ ان تینوں علوم، یا ان میں سے کسی کا بر محل و بہترین استعمال قاری کو، داد دینے پر مجبور کرتا ہے۔ علم بدیع جسے صنعت بدیع بھی کہا جاتا ہے؛ کی دو اقسام ہیں۔ ۱۔ صنعت بدیع لفظی۔ ۲۔ صنعت بدیع معنوی۔ صنعت بدیع لفظی کی اقسام میں سے ایک، صنعت تجنیس / صنعت جناس بھی ہے۔

مولانا جلال الدّین رومی (۱۲۰۷ء۔۱۲۷۳ء)؛ فارسی ادب میں، مولانا، مولوی اور رومی کے نام سے جانے جاتے ہیں؛ ان کی ۲۶۲۶۶ اشعار پر مشتمل، شہرہ آفاق مثنوی، میں فکر و فن کی ایک دنیا آباد ہے۔ اس فن کی دنیا میں سے ایک تجنیس بھی ہے۔ جسے دیکھ اور پڑھ کر کوئی بھی قاری، تحسین پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور پوری مثنوی میں، تقریباً ہر دوسرے شعر میں یہ صنعت ملتی ہے۔ اس وقت زیر تحریر تحقیقی مضمون میں، مثنوی کے چھ دفتروں میں سے صرف دفتر چھارم، سے صنعت تجنیس کی چند اقسام کو پیش کیا جارہا ہے۔ لیکن اس مضمون میں، تمام اقسام کو الفبائی انداز میں لایا گیا ہے اور اشعار کی مثالوں کے لئے مثنوی مولوی معنوی، 1976، از جلال الدّین رومی، مترجمہ، قاضی سجاد حسین، دفتر چہارم، الفیصل، لاھور، سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں تجنیس کی ہر قسم کا تعارف، مثنوی سے شعری مثال اور وضاحت کی گئی ہے۔ اور ارکان تجنیس کو جلی انداز میں لکھا گیا ہے۔

تجنیس کے لغوی معنی: ہم جنس کرنا یا ہونا ہے۔ یکساں کرنا یا ہونا (علی، ص:۱۸۸)۔

تجنیس کے اصطلاحی معنی: اصطلاح میں اس سے مراد، دو لفظوں کا تلفظ میں متحد اور معنی میں مختلف ہونا ہے۔ ان دونوں حروف کو دو رکن تجنیس یا دو رکن جناس کہا جاتا ہے (ہمائي، ص:۲۸۔۲۹)۔

اقسام تجنیس: تجنیس کی کئی قسمیں ہیں (تفهيمي، صص:۱۰۳۔۱۰۶)

ان میں سے مثنوی مولانا روم، دفتر چہارم میں موجود چند اقسام درج ذیل ہیں: 1۔ **تجنیس اشتقاق / اقتضاب:۔** تجنیس کی اس قسم سے مراد، ارکان تجنیس کا، اس طرح لانا یا ہونا کہ دونوں ایک ہی مادہ سے مشتق قرار پائے ہوں۔ (شرف الدين، ص:۱۴) مثلاً

چون چنین **خواهی** خدا **خواهد** چنین

می دهد حق آرزوی متقین

(رومی، مثنوی، دفتر: چہارم، ص:13)

شعر بالا میں خواھی، خواھد: خواستن مصدر سے مشتق ہے اور یہ دو رکن جناس، صنعتِ تجنیس اشتقاق کی مثال ہیں۔

از پی آن **گفت** حق، خود را سمیع

تا ببندی لب ز **گفتارِ** شنیع

(ص:32)

گفت ۔ گفتار: دو رکن جناس اشتقاق ہیں جو کہ گفتن مصدر سے مشتق ہیں۔

سینہ کوبان آنچنان **بگریست** خوش

کاخر آن **گریان** شدند از **گریہ** اش

حارسی از گرگ **جُستن** شرط نیست ج

مستن از غیر محل ناجُستنی ست

(ص:192)

جُستن۔ جُستن: دورکن جناس ہیں۔پہلے کا مطلب چاہنا اور دوسرے کا مطلب تلاش کرنا کے ہیں۔دونوں مصدر ہیں۔اس طرح تجنیس تام مماثل کی مثال ہے۔

خواجہ باز آ! از منی واز **سری**

سروری جُو! کم طلب کُن! سروری

(ص:197)

اس شعر میں، سروری۔ سروری: دو رکن جناس تام ہیں۔ پہلا اسم نکرہ ہے یعنی کوئی سردار اور دوسرا اسم ہے یعنی سردار۔اس طرح یہ جناس تام مماثل کی مثال ہے۔

ب۔ تجنیس تام مستوفی: دونوں متجانس الفاظ کا، نوعیت کی وجہ سے مختلف ہونے کو، تجنیس تام مستوفی کہا جاتا ہے۔یعنی اس میں سے ایک رکن اسم ہو تو دوسرا فعل یا ایک حرف ہو تو دوسرا حرف وغیرہ (معظمہ اقبالی، ص:۱۶۵)

مثنوی مولوی میں، تجنیس کی، اس قسم کی مثالوں کے نمونے درج ذیل ہیں:

گر ندیدندے ھزاران بار **پیش**

عاقلان جان کی کشیدندیش **پیش**؟

(رومی، مثنوی، دفتر: چہارم، ص:121)

پہلا پیش کا مطلب پہلے کا ہے جو کہ حرف قید ہے اور دوسرا پیش، پیش کرنے کے معنی کے ہیں۔یعنی یہ شعر تجنیس تام مستوفی کی مثال ہے۔

نفس اگرچہ زیرک ست وخُردہ **دان**

قبلہ اَش دنیاست اُو را مُردہ **دان**!

(ص:164)

دان۔دان: دونوں دانستن سے مشتق ہے۔پہلا اسم فاعل/ صفت فاعلی ہے اور دوسرا فعل امر ہے۔جو کہ تجنیس تام مستوفی کی مثال ہے۔

(ص:99)

شعر بالا میں ، بگریست۔ گریان۔ گریہ : ارکان تجنیس اشتقاق ہیں۔اور یہ تینوں گریستن یعنی رونا سے مشتق ہے۔

مُستَمِع خفتہ است کوتہ کُن **خطاب**

ای **خطیب**! این نقش را کم زن بر آب

(ص:113)

خطاب (تقریر) اور خطیب (مقرر) دو رکن جناس اشتقاق ہیں۔

2۔ **تجنیس تام:** اس سے مراد یہ کہ کلام میں ایسے دو الفاظ ہونا یا لانا جو حروف، حرکات، سکون اور ترتیب میں بالکل ایک جیسے ہوں ، لیکن نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہوں اور معنی کے لحاظ سے بالکل مختلف ہوں، تو تجنیس تام کہلاتے ہیں (شرف الدین،۱۳۴۱ھ۔ش، ص۵)۔ اس کی دو قسمیں ہیں: متماثل / مماثل، مستوفی۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ا۔ تجنیس تام متماثل ر مماثل: یہ تجنیس تام کی ایک قسم ہے جس میں ارکان تجنیس کی نوعیت بھی ایک ہی ہو۔یعنی دونوں اسم یا دونوں فعل ہوں (معظمہ اقبالی، ص:۱۶۳)

اردو پای **روان** سیر پنهان د

کُو درونِ خویش چون جان و**روان**

(رومی، مثنوی، دفتر: چہارم، ص:113)

درج بالا شعر میں روان۔ روان ھم جنس الفاظ ہیں پہلے روان کا مطلب روح اور دوسرے روان کا مطلب جاری کا ہے۔پہلا اسم ہے اور دوسرا رفتن سے اسم حالیہ ہے۔

آب می خور زعفرانا! تا **رسی**

زعفرانی اندرین حلوا **رسی**

(ص:116)

رسی اوّل رسیدن / پکنا / پک جانا سے صیغہ واحد حاضر ہے۔رسی دوّم رسیدن / پہنچ جانا / مل جانا سے صیغہ واحد حاضر ہے۔دونوں مصدر یعنی فعل ہے۔اس لئے تجنیس تام مماثل کی مثال ہے۔

بھی بن جاتے ہیں۔ مثلاً: محبت۔ محنت، رحمت۔ زحمت، وغیرہ (معظمہ اقبالی، ص:۱۶۵)۔ مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

تو بدان مانی کز ان نُور تهی
زانکه بنی بَرپلیدی می نهی

(رومی، مثنوی، دفتر: چہارم، ص:40)

ای ضیاالحق حُسام الدّین بیا!
قصّۂ داوُد بر گو و بنا

(ص:48)

در صفِ معراجیان گر بیستی
چون بُراقت بَرکُشاید نیستی

(ص:64)

عشق در هنگامِ اِستیلا و خشم
زشت گرداند لطیفان را بہ چشم

(ص:93)

5۔ **تجنیس زائد:** یہ تجنیس کی وہ قسم ہے جس میں ارکان تجنیس میں ،ایک یا دو حرف ، کبھی شروع ، کبھی درمیان میں اور کبھی آخر پر زائد ہو۔ (شاری، ۱۸۸، ص ۳۵) و (کامیار، ۱۳۸۷ء، ص:۲۴)

اعتمادِ او ست راسخ تر ز کوه
کہ ز صد فقرش نمی آید شکوه

(رومی، مثنوی، دفتر: چہارم، ص:31)

نی چنان معدوم کز اهلِ وجود
هیچ بروی چربد اندر گاهِ جُود

(ص:50)

درج بالا اشعار میں شروع میں حرف زائد ہے جیسے، کوہ۔ شکوہ اور وجود۔ جود: دو رکن جناس زاید ہیں۔ پہلے کا مطلب پہاڑ اور دوسرے مطلب شان و شوکت، تیسے کا مطلب جسم اور چوتھے کا مطلب سخاوت ہے۔

دَم بخور در آبِ ذکر و صبر کُن!
تا رهی از فکر و وسواسِ کُهن

(ص:54)

شاهدِ شاهد هزاران هر طرف
در گواهی همچو گوهر در صَدَف

(ص:174)

شاهد۔ شاهد: دو رکنِ جناس ہیں۔ پہلے شاهد کا مطلب گواہ جو کہ اسم ہے اور دوسرے شاهد کا مطلب موجود یا حاضر کے ہیں جو کہ تجنیس تام مستوفی کی مثال ہے۔

خامشی بحر ست و گفتن همچو جو
بحر می جُوید ترا جُو را مجُو!

(ص:200)

جُو۔ جُو: دو رکن جناس تام مستوفی ہے۔ پہلے جُو کا مطلب نہر اور دوسرے جُو کا مطلب تلاش کر! کے معنی ہیں۔ یعنی ایک اسم اور دوسرا فعل ہے۔

3۔ **تجنیس ترصیع:** جسے تجنیس مع الترصیع یا ترصیع مع التجنیس بھی کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد کلام میں، متجانس اور ہم وزن و ہم قافیہ الفاظ کو ایک دوسرے کے مقابل لانا: (تفہیمی، ۱۹۹۶ء، ص:۱۰۶)

مرغِ خویشی، صیدِ خویشی، دامِ خویش
صدرِ خویشی، فرشِ خویشی، بامِ خویش

(رومی، مثنوی، دفتر: چہارم، ص:88)

می کَشاند شان سوی کان و بحار   ی کَشاند شان سوی کسب و شکار

(ص:116)

هست موسی پیش قبطی بس ذمیم
هست هامان پیش سبطی بس رجیم

(ص:162)

هست هامان جاذبِ قبطی شده
جانِ موسی جاذبِ سبطی شده

(ص:162)

4۔ **تجنیس خطی / تجنیس مصحف / تصحیف:** تجنیس کی اس قسم میں، دونوں ارکان تجنیس شکل و صورت بالکل ایک جیسے لکھے جاتے ہیں لیکن صرف نقطوں کی وجہ سے مختلف پڑھے جاتے ہیں اور مختلف المعنی

7۔ **تجنیس قلب:** اس سے مراد کلام یا نثر میں ایسے دو رکن تجنیس یا جناس لانا، جن میں سے ایک کے حروف کی ترتیب بدلیں تو دوسرا، رکن بنتا ہے۔ یہ تبدیلی تین طرح ہوتی ہے: کبھی دو رکن جناس کے حروف ادّل بدّل اور کبھی بالکل الٹ ہوتے ہیں انہیں تجنیس بعض اور کل کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تجنیس قلب مستوی: تجنیس قلب کی ایسی قسم ہے جس میں ارکان کے حروف کی تبدیلی ترتیب میں نہ ہو۔ اسے قلب مشوش اور قلب نا مرتب بھی کہتے ہیں (تفهيمي، ص:۳۲۸)۔ مثلاً:

این باصلِ خویش ماند پُر خلل
وآن باصل خود که **علم و عمل**

(رومی، مثنوی، دفتر: چهارم، ص:57)

حُکم **غالب** راست چون **اغلب** بَدند
تیغ را از دستِ رهزن بَستدند

(ص:209)

اس شعر میں دو رکن جناس کے حروف اور اعراب ایک جیسے ہیں۔ یعنی ان کے حروف، ادھر ادھر کرنے سے لفظ ادل بدل ہو کر، معنی بھی تبدیل ہو گئے ہیں۔

8۔ **تجنیس لفظ/ لفظی:** یہ تجنیس مرکب کی ہی قسم ہے لیکن اس میں ارکان تجنیس بولنے میں ایک سے لگتے ہیں لیکن لکھنے اور معنی کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں (همایی ، ص:۵۷)۔ مثلاً

پس عدوِ جانِ صرّاف ست **قلب**
دشمنِ درویش که بُود غیرِ **کلب**

(رومی، مثنوی، دفتر: چهارم، ص:15)

اوپر والے شعر میں ، قلب۔کلب: دو رکن جناس لفظ یا لفظی ہیں۔ قلب یعنی کھوٹا اور کلب یعنی کتا۔

گفت زن، من هم **مکرّر** کرده ام
بی جهازی را **مقرّر** کرده ام

(ص:31)

تو همی ترسی ز من لیک از **خری**
من همی ترسم که تو کمتر **خوری**

(ص:72)

ای سلیمان در میانِ زاغ و **باز**
حِلمِ حق شو با همه مُرغان **بساز**

(ص:85)

درج بالا اشعار میں دو رکن جناس اور تجنیس میں سے ایک کے درمیان کا حرف زائد ہے، جیسے: کن۔ کہن، خری۔ خوری، باز۔ بساز: دو دو رکن جناس زائد ہیں۔

بوی خوش را، عاشقانه می کشید
جانِ او از **باد باده** می چشید

(ص:177)

اس شعر میں، باد۔ باده: دو رکن تجنیس میں سے ایک کا آخری حرف زائد ہے۔ جس سے ان دونوں کے معنی تبدیل ہو گئے ہیں۔ جیسے باد کا مطلب ہوا ہے اور باده شراب کو کہتے ہیں۔

6۔ **تجنیس زاید، مذیّل:** حروف متجانس میں سے ایک میں، دو حروف زیادہ ہوں (عابد، ۲۰۰۱ء، ص:۲۵۴)۔ مثنوی سے مثالیں دیکھئے:

جنبشِ بادِ نَفَس کاندر **لب** است
تابعِ تصریفِ جان و **قالب** است

(رومی، مثنوی، دفتر: چهارم، ص:24)

نادر اکسیری که از وَی نیم **تاب**
بر ظَلامی زد بکردش **آفتاب**

(ص:68)

جسمِ **دریا** دیگرست و کف دگر
کف بهل وز دیده در **دریا** نگر

(ص:۱۲۹)

این همه که **مُرده** و پژ**مُرده** ای
زان بُود که ترکِ سَرور کرده ای

(ص:194)

لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں(معظمہ اقبالی، ص:۱۶۴) ۔ مثنوی مولوی دفترِ چھارم سے مثال دیکھئے:

چون تو اسرافیل وقتی **راست خیز**!

رستخیزی ساز پیش از **رستخیز**

(رومی، مثنوی، دفتر: چہارم، ص: 147)

راست خیز! یعنی سیدھا کھڑا ہو! اور رستخیز، یعنی قیامت یہ تجنیس مرکب مفروق کی مثال ہے۔

ای مسافر! بامسافر **رای زن**

زانکہ پایت لنگ دارد **رای زن**

(ص: 214)

رای زن۔ رای زن: دو رکن جناس مرکب ہیں۔ پہلا رای زدن سے مشتق ہے اور اس کا مطلب مشورہ کر! کے ہیں۔ اور دوسرا مرکب اضافی ہے یعنی عورت کی رائے یا مشورہ۔ اس طرح تجنیس مرکب مفروق کی مثال ہے۔

ب۔ تجنیس مرکب مقرون / متشابہ: اگر ارکان تجنیس میں سے ایک رکن مفرد ہو، اور دوسرا مرکب ہو تو تجنیس کی ایسی قسم کو تجنیس مرکب متشابہ کہتے ہیں۔ مثلاً: دونان۔ دو نان، ان میں سے ایک کا مطلب گھٹیا اور دوسرے کا مطلب دو روٹیاں ہیں۔ مثنوی سے مثال ملاحظہ فرمایئے۔

صد ھزار آلودگانِ **آب جو**

کی بُدندی گر نبودے **آب جو**

(ص: 199)

آب جُو۔ آب جُو: دو رکن جناس مرکب ہیں۔ پہلے کا مطلب پانی تلاش کرنے والے یعنی یہ مرکب ہے اور دوسرے کا مطلب نہر ہے یعنی وہ مفرد ہے۔ اس کو تجنیس مرکب مقرون / متشابہ کہتے ہیں۔

10۔ تجنیس مزدوج: تجنیس کی وہ قسم ہے جس میں کئی ارکان تجنیس ایک شعر یا مصرعے میں اکٹھے آ جائیں۔

کان نظر **نُوری** و این **ناری** بُود

نار پیشِ **نُور** بس **تاری** بُود

مکرّر۔ مقرّر: دو رکن جناس لفظ ہیں یعنی لکھنے اور معنی (دوبارہ کہنا۔ واضح کرنا) کے لحاظ سے مختلف اور بولنے میں ایک جیسے ہیں۔

قصہ گویم از **سَبا** مُشتاق وَار

چون **صبَا** آمد بسوی لالہ زار

(ص: 92)

اس شعر میں سَبا۔ صبا: دو رکن جناس لفظی ہیں۔ پہلے سے مراد ملکہ بلقیس کے قبیلے کا نام اور دوسرے کا مطلب صبح کی ہوا ہے۔ یعنی بادِ صبا۔

واستان از دست دیوانہ سَلاح

تاز تو راضی شود عدل و صلاح

(ص: 143)

شعر بالا میں سلاح۔ صلاح: دو رکن جناس / تجنیس لفظی ہیں۔ سلاح یعنی اسلحہ اور صلاح سے مراد نیکی ہے۔

خطو تینی بُود این رَہ تا وصال

ماندہ ام در رَہ ز **شستت** **شصت** سال

(ص: 154)

درج بالا شعر میں ، شصت اور شست: ساٹھ ، مکر کے ہیں۔ اور یہ تجنیس لفظی کی مثال ہیں۔

آن یکی را، صحبتِ **خار**

اختیار لاجرم شد پھلوی ہر **خار خوار**

(ص: 162)

اس شعر میں خار۔ خوار: دو ارکان تجنیس لفظی ہیں۔ جس کے معنی کانٹا اور ذلیل و خوار ہونے کے ہیں۔

9۔ تجنیس مرکب: دو متجانس الفاظ میں ایک مفرد اور دوسرا مرکب ہو تو تجنیس مرکب کہلاتا ہے (رومی، ص: ۳۰۵)۔ اس کی دو اقسام ہیں: مرکب مفروق، مرکب مقرون / متشابہ۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تجنیس مرکب مفروق: یہ تجنیس مرکب کی ہی قسم ہے لیکن اس میں ارکان تجنیس بولنے میں ایک سے لگتے ہیں لیکن لکھنے اور معنی کے

پردہ دارِ تو دَرت را بر کَنَد

جانِ تو با تو بجان خصمی کُنَد

(رومی، مثنوی، دفتر: چہارم ص:86)

او زحیوانہا فزون تر جان کَنَد

در جھان باریک کاریھا کُنَد

(ص:151)

کَند۔ کُند: صرف زبر اور پیش کے فرق سے وہ اکھاڑے اور وہ کرے کے معنی بن جاتے ہیں۔ اور یہ تجنیس ناقص کی مثال ہے۔

مر محک را، رہ بُود در نقد و قلب

کہ خدایش کرد امیر جسم و قلب

(ص:175)

شعر بالا میں، قُلب ۔ قلب: دو رکن تجنیس ناقص ہیں۔ صرف اعراب کے فرق سے مطلب تبدیل ہوگئے ہیں۔ ایک کا کھاٹا اور دوسرے کا دل مطلب ہے۔

عالم تاریک روشن می کُنَد

کُندۂ آھن بہ سوزن می کَنَد

(ص:183)

اس شعر میں، می کُند ۔ می کَند: دو رکن جناس و تجنیس ناقص ہیں۔ پہلے کا مطلب وہ کرتا ہے اور دوسرے کا مطلب وہ اکھاڑتا ہے۔ یعنی اعراب کے فرق سے معنی تبدیل ہوگئے ہیں۔

13۔ **تجنیس مکرر /تکرار:** کلام میں دو متجانس الفاظ کو بلا فاصلہ لانے کو تجنیس مکرر کہتے ہیں۔ اس قسم کو تجنیس مزدوج، مردد اور تجنیس مکرر متشابہ بھی کہتے ہیں (تفہیمی، ص:۱۰۵)۔ مثلاً:

مرغِ خویشی، صیدِ خویشی، دامِ خویش

صدرِ خویشی، فرشِ خویشی، بامِ خویش

(رومی، مثنوی، دفتر: چہارم، ص:88)

راہ نزدیک و بماندم سخت دیر سَیر

گشتم زین سواری، سَیر سَیر

(ص:154)

(رومی، مثنوی، دفتر: چہارم، ص:67)

اس شعر میں نوری ۔ ناری: رکن جناس مطرف ہیں۔ اور نار ۔ ناری: دو رکن جناس زاید ہیں۔ اور ناری ۔ تاری: دو رکن جناس خط / خطی ہیں۔ یعنی تجنیس کی تین اقسام ایک جگہ جمع ہیں۔

می رَوم بر وی چنانکہ خَس رَود

نی بسّا حی چنانکہ کَس رَود

(ص:220)

درج بالا شعر میں، می ۔ نی، رَوم ۔ رَود، خَس ۔ کَس، دو دو ارکان تجنیس ہیں۔ پہلا اور تیسرا تجنیس مطرف کی مثال ہیں۔ دوسری تجنیس اشتقاق کی مثال ہے۔ گویا ایک شعر میں ایک سے زیادہ اقسام تجنیس جمع ہیں۔ جو کہ مزدوج کی مثال ہے۔

11۔ **تجنیس مطرف:** دو ارکان جناس میں، شروع، درمیان یا آخر کا حرف تبدیل ہو تو اسے تجنیس مطرف کہتے ہیں۔ یہ قسم مثنوی میں بہت زیادہ ہے کیونکہ مثنوی ہے، اور قافیہ لانے کی ضرورت کے تحت ایسے کلمات کا استعمال بہ درجہ اتم موجود ہیں۔ مثلاً: اصل: وصل، دور: نور، مستور: دستور، نے: مے، برید: درید، نے: وے، وغیرہ آنھا

صوفی آمد بسوی خانہ روز

خانہ یک در بود وزن با کفش دوز

(رومی، مثنوی، دفتر: چہارم، ص:27)

نفسِ شھوانی ز حق کرّ ست و کور

من بدل کوریت می دیدم ز دُور

(ص:34)

اشعار بالا میں جلی کلمات یعنی: روز ۔ دوز، کور ۔ دور: دو رکن جناس مطرف ہیں۔ جن کا پہلا حرف تبدیل ہو کر معنی بدل گئے ہیں۔

12۔ **تجنیس ناقص: / تجنیس محرف:** اس مراد تجنیس کی وہ قسم ہے جس میں ارکان تجنیس بالکل ایک جیسے لکھے جا تے ہیں صرف اعراب یعنی زبر، زیر اور پیش کا فرق ہوتا ہے۔ اس فرق سے لفظوں کے معنی دوسرے رکن کا معنی بھی، مختلف ہوتے ہیں (ہمائی، ص۵۰)۔

عقلِ عقل و جانِ جان ای جان تویی
عقل و جانِ خَلق را، سلطان تویی

(ص:194)

شعر بالا اشعار میں، خویش، سیر، عقل اور جان کی تکرار ہے جو کہ تجنیس مکرر کی مثال ہے۔

نتیجہ:

المختصر صنعتِ تجنیس یا جناس، بدایع لفظی سے وہ قسم ہے کہ جو نہ صرف کلام کو خوب صورت بناتا ہے، بلکہ قارئین پر شاعر کے قادرالکلام ہونے کا بھی پتہ دیتی ہے۔ مولانا جلال الدّین رومی نے اپنی قادرالکلامی کے ثبوت کے ساتھ ساتھ قارئین کے ذخیرۂ الفاظ میں بھی اضافہ کیا ہے۔ اور مثنوی جس کمال کو پہنچی اس سے کوئی ا نکار نہیں کر سکتا۔

مآخذ و منابع

لغات و فرہنگات:

علی، حسن، سال ندارد، حسن اللغات، (فارسی۔اردو) اورینٹل بک سوسائیٹی، لاہور۔
فرہنگ عمید، (فارسی) ۱۳۳۷ھ۔ش، حسن عمید، کتابخانہ ابن سینا، تہران۔
معین، محمد، دکتر، فرہنگ فارسی، (فارسی)، مؤسسہ انتشارات علمی، تہران، ایران۔

کتب فنونِ بلاغت و بدیع و مثنوی:

تفہیمی، ساجد اللہ، ۱۹۹۶ء، ڈاکٹر، فرہنگ اصطلاحات علوم ادبی، مرکز تحقیقات ایران و پاکستان، اسلام آباد۔
روحی، اصغر علی، ۱۹۴۶ء، دبیر عجم، مطبوعہ رزّاقی مشین پریس، حیدر آباد دکن۔
رومی، جلال الدّین، سال ندارد، مثنوی معنوی، جلد ا، رینولد الّین نیکلسون، مؤسسہ مطبوعاتی، علی اکبر، تہران۔
رومی، جلال الدّین، ۱۹۷۴ء، مثنوی معنوی، مترجم، سجاد حسین، قاضی، دفتر چھارم، الفیصل، لاہور۔
شرف الدین حسن بن محمد رامی تبریزی، ۱۳۴۱ھ۔ش، حقایق الحدایق، بہ تصحیح، سید محمد کاظم امام، چاپخانہ دانشگاہ، طہران۔
شمیسا، سیروس، دکتر، ۱۸۸۳ھ۔ش، نگاہی تازہ بہ بدیع، نشر میترا، تہران۔
عابد، عابد علی، سیّد، ۲۰۰۱ء، البدیع، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور۔
فقیر، شمس الدین، ۱۸۸۷ء، حدایق البلاغۃ، مطبع منشی نول کشور، کانپور۔
کیا، زہرا ی خانلری، دکتر، ۱۳۴۸ھ۔ش، فرہنگ ادبیات فارسی، انتشارات بنیاد فرہنگ ایران۔
معظمہ اقبالی (اعظم)، شعر و شاعراندر ایران اسلامی، دفتر نشر فرہنگ اسلامی، ایران، ۱۳۶۶ھ۔ش
نثاری، ۱۲۸۸ھ۔ق، چہار گلزار، بہ اہتمام، محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن، مطبع، نظامی، کانپور، ہندوستان۔
وحیدیان کامیار، تقی، دکتر، ۱۸۸۷ھ۔ش، بدیع از دیدگاہ زیبایی شناسی، سازمان مطالعہ و تدوین کتب علوم اسلامی دانشگاہھا، تہران۔
وطواط، رشید الدّین، ۱۳۶۲ھ۔ش، حدایق السحر فی دقایق الشعر، بہ تصحیح عباس اقبال آشتیانی، انتشارات، کتبخانہ سنائی، کتب خانہ طہوری۔
همایی، جلال الدّین، استاد، ۱۳۶۴ھ۔ش، فنون بلاغت و صناعات ادبی، جلد اوّل، چاپ سوّم، انتشارات توس، تہران۔